Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فروری ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۳۵ | ۱۱ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ ۲۴ تبلیغ ۱۳۶۰ ہش ۲۲ فروری ۱۹۸۱ء | نمبر ۴۳

انعامی تمغہ جات مجلس مشاورت کے موقعہ پر دیئے جائیں گے

تعلیمی منصوبہ کے تحت

طلباء اپنی پوزیشنوں سے ۲۵/۳/۸۱ تک نظارت تعلیم کو مطلع فرمائیں

۱۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بتاریخ ۱۳/۱۲/۸۰ سے ۲۷/۱۲/۸۰ تک کے انعامات بطور طلائی و نقرئی تمغہ جات اجتماعات خدام الاحمدیہ مرکزیہ، لجنہ اماء اللہ اور جلسہ سالانہ ۱۹۸۰ء کے موقعہ پر تقسیم فرما چکے ہیں۔ اب یہ تقریب انشاء اللہ العزیز مجلس مشاورت ۱۹۸۱ء پر منعقد ہوگی۔

۲۔ جملہ احمدی طلباء و طالبات کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۲۷/۱۲/۸۰ کے بعد ۲۵/۳/۸۱ تک جو بھی طالبہ یا طالب علم دنیا کے کسی بھی ملک میں کسی بھی بورڈ یا یونیورسٹی کے امتحان میں اوّل۔ دوم سوم آئے وہ نظارت تعلیم کو بلا توقف فوری طور پر مطلع کرے۔ ایسی اطلاعات نظارت تعلیم میں زیادہ سے زیادہ ۲۵/۳/۸۱ تک پہنچ جانی چاہئیں۔

۳۔ ضروری ہوگا کہ اس سلسلہ میں متعلقہ بورڈ یا یونیورسٹی کے ذمہ دار آفیسر کی طرف سے سرٹیفکیٹ اور امیر صاحب جماعت متعلقہ کی وساطت سے انکی رپورٹ کے ساتھ بھجوایا جائے۔

۴۔ اس سرٹیفکیٹ میں صراحت سے ذکر ہو کہ طالبہ یا طالب علم مذکور نے کل اتنے نمبروں میں سے اتنے نمبر حاصل کر کے اوّل۔ دوم۔ سوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ شائع شدہ نتیجہ کی فوٹو سٹیٹ کاپی بھی حتی الوسع ضرور بھجوائی جائے۔

۵۔ طالبات جو صرف طالبات میں اوّل۔ دوم یا سوم پوزیشن بورڈ یا یونیورسٹی میں حاصل کریں وہ بھی ان انعامی تمغہ جات کی مستحق ہونگی۔ بشرطیکہ وہ کل طلباء اور طالبات میں پہلی بیس پوزیشنوں کے اندر آتی ہوں۔ اس امر کے لئے بھی تصدیقی سرٹیفکیٹ آنا ضروری ہے۔

۶۔ بی۔ اے / بی۔ ایس سی آنرز (سہ سالہ کورس) کے طلباء ان تمغہ جات کے تب مستحق ہونگے۔ اگر وہ بی۔ اے / بی۔ ایس سی کے متعلقہ مضمون کے امتحان میں اوّل۔ دوم یا سوم آنے والوں کے کم از کم ۸۰ فیصدی مارکس حاصل کریں۔ انہیں اس بارہ میں بھی حسب بالا بورڈ یا یونیورسٹی سے سرٹیفکیٹ بھجوانا ضروری ہوگا۔

۷۔ اطلاع دینے والے طلباء اپنا پورا پتہ لکھیں۔ نیز فون نمبر بھی جس پر ان سے رابطہ ہو سکتا ہو۔ (اگر ایسا ممکن ہو)

۸۔ امیدواران انعام کا (جو اپنے نام بھجوائیں) فرض ہوگا کہ وہ زیادہ سے زیادہ ۲۵/۳/۸۱ تک نظارت تعلیم سے رابطہ پیدا کریں۔ تا انہیں انعامات کے بارے میں آخری فیصلے نیز دیگر ضروری معلومات سے مطلع کر دیا جائے۔

(ناظر تعلیم ربوہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

ایک اہم جماعتی ضرورت

اور

حضور ایدہ اللہ کا ارشاد

مخلصین جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مہمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے دار الضیافت کے لئے مزید ۲۰۰ دیگوں کی ضرورت ہے۔ ایک دیگ پر کم و بیش ۲۰۰۰ روپیہ خرچ ہوگا۔

جو مخیر اصحاب اس کار خیر میں حصہ لیکر اللہ تعالیٰ کے اور زیادہ فضلوں کو حاصل کرنا چاہیں وہ ناظر صاحب ضیافت کو اطلاع دیں اور انہیں ۲۰۰۰ روپیہ فی دیگ کے حساب سے رقم بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے اموال میں برکت دے۔

۹ تبلیغ ۱۳۶۰ ہش — مرزا ناصر احمد

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۱۷ تبلیغ / فروری۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل ربوہ سے باہر تشریف فرما ہیں۔

حضور کی صحت کے متعلق جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ کے بابرکت وجود کو صحت و سلامتی اور خیر و عافیت سے رکھے آپ کو بھرپور کام کرنے والی طویل عمر سے نوازے۔ اور آپ کو ہر لمحہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

۔۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدّ ظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اچھی ہے الحمد للہ۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

۔۔ خاکسار گذشتہ ماہ سے بعارضہ ضعف اور یرقان بیمار ہے۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ احمدیہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دردِ دل سے خاکسار کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں

خاکسار بشیر احمد خان والد جواد رشید شہید سمن آباد لاہور

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۲ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ

۲۲ تبلیغ ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انعاماتِ الٰہیہ کے حصول کا ایک اہم ذریعہ

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو جو احکام دئے ہیں ان میں سے بعض فرائض کا درجہ رکھتے ہیں اور بعض نوافل کا۔ فرائض وہ احکام ہیں جو بطورِ حق واجب کے ہیں اور نوافل وہ ہیں جو زائد از فرائض ہیں اور وہ اسلئے ہیں کہ تا اگر فرائض میں کوئی کمی رہ گئی ہو تو وہ نوافل سے پوری ہو جائے۔

بعض لوگ اپنی نادانی سے یہ سمجھتے ہیں کہ فرض احکام کا بجالانا ہی کافی ہے اور یہ کہ نوافل تو ہیں ہی زائد از فرائض اس لئے اگر انہیں نہ بھی ادا کیا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ یہ ان کی بہت بڑی بھول ہوتی ہے۔ ایمان کا مدار اطاعت پر ہے اور اطاعت اپنے کمال کو اُس وقت تک نہیں پہنچتی جب تک انسان اللہ تعالیٰ کے جملہ احکام (یعنی فرائض اور نوافل سے متعلق سارے ہی احکام) نہ بجالائے۔ یعنی فرض نمازیں پڑھتا ہے تو رات کو اُٹھ کر تہجد بھی پڑھے۔ زکوٰۃ دیتا ہے تو کبھی زکوٰۃ کے سوا بھی اپنا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے۔ رمضان میں روزے رکھتا ہے تو کبھی اس کے سوا بھی رکھے وغیرہ ذالک۔

ہر چند کہ فرائض کا بجالانا بدرجہ اولیٰ ضروری ہے لیکن فرائض کے ساتھ نوافل کی ادائیگی بھی کچھ کم ضروری اور اہم نہیں ہے۔ اگر نوافل کی ادائیگی ضروری اور اہم نہ ہوتی تو خدا تعالیٰ نوافل ادا کرنے کا حکم ہی نہ دیتا۔ اُس کا نوافل کے طور پر بعض احکام کا دینا ہی بتاتا ہے کہ فرائض کے ساتھ نوافل کی بجا آوری بھی ضروری ہے۔ نوافل کی اہمیت اس امر سے ہی ظاہر و باہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انعامات کو محض فرائض کی ادائیگی کے ساتھ نہیں بلکہ فرائض کے بعد نوافل کی ادائیگی کے ساتھ وابستہ ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرض نمازوں کے علاوہ نماز تہجد کی ادائیگی کا حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوْدًا ۝ وَمِنَ الَّیْلِ فَتَھَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝

(بنی اسرائیل آیات ۷۹، ۸۰)

ترجمہ:۔ تو سورج کے ڈھلنے (کے وقت) سے لے کر رات کے خوب تاریک ہو جانے (کے وقت) تک (مختلف گھڑیوں میں) نماز کو عمدگی سے ادا کیا کر اور صبح کے وقت (قرآن) کے پڑھنے کو بھی (لازم سمجھ) صبح کے وقت (قرآن) کا پڑھنا یقیناً (اللہ کے حضور میں) ایک مقبول عمل ہے اور رات کو بھی تو کچھ سو لینے کے بعد شب بیداری کیا کر (یعنی رات کو نیند سے اُٹھ کر بھی نماز ادا کر) یہ تیرے لئے ایک زائد عبادت ہے (اسطرح پر) بالکل متوقع ہے کہ تیرا رب تجھے حمد والے مقام پر کھڑا کر دے۔

ان آیات میں حسب استعداد و حمد والے مقام کے انعام کو فرض نمازوں کی ادائیگی کے التزام کے بعد نمازِ تہجد کی زائد عبادت کے ساتھ وابستہ کیا گیا ہے۔

پھر نوافل کے ذریعہ ہی بندہ کو اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے اور وہ مقبول بارگاہ الٰہی بنتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نوافل کی اس اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"نوافل متمم فرائض ہوتے ہیں۔ نفل کے وقت دل میں ایک خشوع اور خوف ہوتا ہے کہ فرائض میں جو قصور رہا ہے وہ اب پورا ہو جائے۔ یہی وہ راز ہے جو نوافل کو قربِ الٰہی کے ساتھ بہت بڑا تعلق ہے۔.....

پس یاد رکھو کہ خدا سے محبت تام نفل ہی کے ذریعہ ہوتی ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ پھر میں ایسے مقرب اور مومن بندوں کی نظر ہو جاتا ہوں یعنی جہاں میرا منشا ہوتا ہے وہیں ان کی نظر پڑتی ہے..... (پھر فرماتا ہے) ان کے کان ہو جاتا ہوں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جہاں اللہ کی یا اس کے رسولؐ کی یا اس کی کتاب کی تحقیر اور ذلت ہوتی ہے وہاں سے بیزار اور ناراض ہو کر اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں، وہ سُن نہیں سکتے، اور کوئی ایسی بات جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور حکم کے خلاف ہو نہیں سنتے اور ایسی مجلسوں میں نہیں بیٹھتے۔ ایسا ہی فسق و فجور کی باتوں اور سماع کے ناپاک نظاروں اور آوازوں سے پرہیز کرتے ہیں.... پھر فرماتا ہے کہ ہو جاتا ہوں اس کے ہاتھ۔ بعض وقت انسان ہاتھوں سے بہت بے رحمی کرتا ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ مومن کے ہاتھ بے جا طور پر اعتدال سے نہیں بڑھتے وہ نامحرم کو ہاتھ نہیں لگاتے۔ پھر فرماتا ہے کہ اُس کی زبان ہو جاتا ہوں۔ اسی پر اشارہ ہے مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد تھا۔ اور آپ کے ہاتھ کے لئے فرمایا مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی۔

غرض نفل کے ذریعہ انسان بہت بڑا درجہ اور قرب حاصل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اولیاء اللہ کے زمرہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ پھر مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ۔ جو میرے ولی کا دشمن ہو اس کو کہتا ہوں کہ اب میری لڑائی کے لئے تیار ہو جا۔ حدیث میں آیا ہے کہ خدا شیرنی کی طرح جس کا کوئی بچہ اٹھا لے جاوے اس پر جھپٹتا ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ وہ اس مقام کے حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ سعی کرتا رہے۔ موت کا کوئی وقت معلوم نہیں ہے کہ کب آ جاوے۔ مومن کو مناسب ہے کہ وہ کبھی غافل نہ ہو اور خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔"

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۰ء بحوالہ ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۹۵، ۲۰۰)

الغرض فرائض کے ساتھ ہر نوع کے نوافل کا بجالانا بھی از بس ضروری ہے۔ نوافل انعاماتِ الٰہیہ کے حصول کا بہت اہم ذریعہ ہیں۔ فرائض کے ساتھ نوافل ادا کئے بغیر احکام الٰہی کی اطاعت اپنے کمال کو نہیں پہنچ سکتی اور اطاعت الٰہی کو اس کے کمال تک پہنچائے بغیر کوئی شخص خدا تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور انعامات الٰہیہ کا مورد نہیں بن سکتا۔ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں درجے اور مقام پائے اور ان پر انعامات الٰہیہ کے دروازے وا ہوئے وہ سب فرائض ہی نہیں بلکہ فرائض کے ساتھ نوافل کی ادائیگی میں خاص تعہد سے کام لینے والے تھے۔

سفیرِ محبت

سارے عالم سے تو کہدے جا کے بے شک برملا
توڑ دے گا خود پجاری ہاتھ سے نقلی خدا

ہے نظر کے سامنے وہ منظرِ موجِ رواں
سیل بن کر بہہ رہی ہے دیکھ بحرِ "لَا اِلٰہ"

ریزہ ریزہ ہو گئے نقلی خداؤں کے محل
لَا اِلٰہ کی اک صدا نے سب کو بے دم کر دیا

ناصرِ دیں بن گیا دیکھو "محبت کا سفیر"
پیار کی خوشبو سے اس نے سب کا دامن بھر دیا

آؤ بڑھ کر توڑ دیں نفرت کی ہر دیوار کو
تشنہ رُوحوں کو پلا دیں شربتِ وصل و بقا

یہ سعادت بے ہنر کو مل گئی دیکھو ندیم
نام تیرا چاہنے والوں میں اس نے لکھ لیا

(انور ندیم علوی نوابشاہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں مالی قربانیوں کا فلسفہ

(تقریر مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۸۱ء)

(۲)

معزز سامعین! مال کو اگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے تو اس کی محبت اور حرص انسان کو مشرک بنائے بغیر نہیں چھوڑتی اور سچا مومن کب گوارا کر سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ سے بھی محبت کا دعویٰ دار ہو اور مال پرست بھی ہو سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں

"کوئی قربانی اس سے بہتر قربانی نہیں کہ انسان اس محبوبِ حقیقی سے اس قدر محبت کرے کہ وہ خود وہ اس بات کو محسوس کرے کہ درحقیقت اس کے سوا کوئی اس کا محبوب اور پیارا نہیں اور نہ صرف اس قدر بلکہ اس کے لیے خود اپنے نفس کی محبت بھی چھوڑ دے اور اس کے لیے تلخ زندگی اختیار کرے"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۵۰/۵۱)

نیز فرماتے ہیں "یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لیے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے"

(تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۵۴ بحوالہ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۴۹۷)

مِمَّا تُحِبُّوْنَ کے تعلق میں یہ ذکر کرنا نہایت ضروری ہے کہ انسان جب اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی پیش کرے تو اپنے محبوب اور پسندیدہ مال کے علاوہ اُس کا اعلیٰ اور بہترین ہونا بھی ضروری ہے۔ اگرچہ یہ ظاہر ہی ہے کہ انسان اپنی پسند اور محبت کو ہمیشہ بہتر اور عمدہ چیز سے ہی وابستہ کیا کرتا ہے مگر اس کے باوجود قرآن کریم میں بڑی صراحت سے توجہ دلائی گئی ہے کہ

ا۔ خدا کی راہ میں جو مال پیش کیا جائے وہ ناکارہ اور ادنیٰ نہ ہو

ب۔ وہ مال شرعاً حلال بھی ہو رشوت یا چوری کے مال سے خدا کو خوش کرنے کی جسارت پرلے درجے کی حماقت ہوگی

ج۔ وہ مال طیب بھی ہو یعنی اپنی صلاحیت کھو نہ بیٹھا ہو اور جسے دیا جائے اس کے لیے کارآمد ہو

د۔ وہ مال کثرت اور بہتات کا حامل ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سائل کو بھیڑ بکریوں کا بڑا ریوڑ عطا کر دیا تھا۔

سیدنا حضرت مصلح موعود نے آخری تین باتوں کا استدلال آیت قرآنیہ

وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ

میں خیر کے لفظ سے کیا ہے۔ ناکارہ چیزیں پیش کرنے کی ممانعت میں قرآن فرماتا ہے

وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ

(البقرہ رکوع ۳)

قرآن کریم میں

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ

میں لفظ اَلْبِرُّ بھی اسی حقیقت کو ظاہر کر رہا ہے کیونکہ تفسیر کبیر میں سیدنا حضرت مصلح موعود نے اَلْبِرُّ کے تین معنے بیان فرمائے ہیں

اوّل۔ کمالِ خیر
دوم۔ حُسْنُ الْخُلُق
اور تیسرے سچا ایمان

(مخزن معارف صفحہ ۱۶۸)

پس اسلامی تعلیم کی رُو سے جب تک محبوب ترین اشیاء کی محبت قربانی کرتے ہوئے انہیں اللہ کی راہ میں اس طور پر قربان نہ کیا جائے کہ انسان کو اَلْبِرُّ کا حصول ہو یعنی اس کا انفاق فی سبیل اللہ کمال کی حد تک پہنچا ہوا ہے جیسے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سارا مال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا تھا۔

اس قربانی کے پیش کرنے میں حُسن اور خوبصورتی اور دلآویزی کا رنگ نمایاں ہو۔ یعنی اس میں خلوص ہو ریا نہ ہو عجز و انکساری نمایاں ہو تفاخر نہ ہو اور قرآنی تصورِ حُسن اس میں بدرجہ اتم موجود ہو جیسے فرمایا۔

وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا۔

نیکی کا حُسن یہ ہے کہ اسے بار بار کرنے کی انسان میں خواہش اور تمنا ابھرتی رہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سارا مال پیش کر کے بھی تھکے ہارے نہیں تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہمیشہ کی طرح مستعد اور کمربستہ رہ کر بعد میں بھی قربانیاں پیش کرتے رہے اسی بناء پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نسبت فرمایا کہ ابوبکر کی قدر اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اُن قربانیوں کی وجہ سے نہیں جو وہ پیش کرتے رہتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کی قدر و منزلت کا باعث ان کے وہ پاکیزہ ارادے بے لوث جذبات اور بے پناہ مخلصانہ آرزوئیں ہیں جو وہ اپنے دل میں لیے پھرتے ہیں اور موقع ملنے پر ان کو اپنے عمل سے ظاہر بھی کرتے رہتے ہیں

تیسرے یہ کہ قربانی پیش کرنے والے کی قربانی اس کے سچے اور کامل ایمان کی غمازی کر رہی ہو کچے اور ناقص ایمان والے کو اوّل تو حقیقی قربانی کی توفیق ہی نہیں ملتی اور اگر کسی وقت جذبے یا تحریک کے زیر اثر وہ قربانی پیش کر بھی دے تو بھی اس کی ایمانی کیفیت چھپی نہیں رہ سکتی اور جلد یا بدیر انسان کی اندرونی حالت ضرور ظاہر ہو کر رہتی ہے۔

پس جب تک یہ خوبیاں کسی قربانی میں پیدا نہ ہوں اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کا خلعت نہیں پا سکتی۔ اور نہ اس کے ثمرات انسان کی توقع کے مطابق ظاہر ہو سکتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں

"حضرت ابراہیم اس بات پر روتے دھوتے نہ رہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھ سے بیٹا مانگا ہے۔ بلکہ انہوں نے اس بات پر خدا تعالیٰ کا شکر کیا کہ ایک قدرت کا موقعہ ملا ہے لڑکے کی ماں نے بھی رضامندی دی اور لڑکا بھی اس پر راضی ہوا ....."

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۸۸)

حدیث میں ایک دعا بیان ہوئی ہے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا مُغْنَمًا وَلَا تَجْعَلْهَا مَغْرَمًا۔

کہ اے اللہ میری اس قربانی کو غنائے نفس کا موجب بنا۔ اسے طبیعت میں گرانی اور چٹی کے احساس پیدا کرنے والی نہ بنائیو۔

پس خلاصہ یہ ہے کہ

۱۔ اللہ کی راہ میں خرچ وہی قبولیت پاتا ہے جو عزیز اور محبوب ترین اشیاء پر مشتمل ہو۔

۲۔ جو حلال کی کمائی سے ہو

۳۔ جو طیب ہو ناکارہ نہ ہو

۴۔ جو کمالِ خیر کو ظاہر کر رہا ہو

۵۔ جو بے نفسی اور خدا خواہی کا حسن لیے ہوئے ہو۔

۶۔ جو انسان کے سچے اور کامل ایمان کا ثبوت بن جائے۔

۷۔ جس کے نتیجہ میں قربانیوں میں ترقی کرتا جائے۔ اور شکوہ و

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شکایت کی نوبت نہ آئے۔

حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۔ میں مال کی جزوی قربانی اور کلی قربانی دونوں مفہوم لئے جاتے ہیں گویا آغاز ادنیٰ اور درانتہا اعلیٰ شان کا حامل ہو۔

دوسرا نکتہ۔

مالی قربانی کے فلسفہ میں دوسرا یہ ہے کہ انسان اس کائنات میں سی بھی چیز کا حقیقی مالک نہیں حتیٰ کہ اپنی جان اور جسم بھی اس کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہے اور بحیثیت امین اس کا فرض ہے کہ مالک حقیقی یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا اور منشاء کے خلاف ان امانتوں اور خصوصاً مال میں قطعاً کوئی تصرف نہ کرے جہاں اور جس قدر اور جس رنگ میں اُسے خرچ کرنے کا حکم مالک حقیقی کیطرف سے موصول ہو۔ اسی کے مطابق عمل درآمد کرے جماعت احمدیہ کے موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز زکوٰۃ کی تشریح میں فرماتے ہیں

"ہر چیز کو خدا کا سمجھ کر
برحق اسی کا تسلیم کرتے
ہوئے ہر شے خدائی عطا
سمجھتے ہوئے جتنی چیز جس
جگہ خرچ کرنے کا حکم ہو
اور جس قدر اپنے نفس
کا یا کسی اور کا حق اللہ
تعالیٰ نے قائم کیا ہو اس
کے مطابق خرچ کرنا
یہ زکوٰۃ ہے۔"

(اسلام کے اقتصادی نظام کے اصول اور فلسفہ صفحہ ۱۴)

نیز آپ فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ نے ہمسائے
کے حقوق، بیوی بچوں
کے حقوق، اقرباء کے
حقوق، اہل محلہ کے حقوق
بنی نوع انسان کے حقوق
غرض ہر ایک کے حقوق
قائم کر دیئے ہیں اور
یہ کہا کہ تیرا یہ حق نہیں
ہے کہ تو اپنے طور پر
کسی کے حقوق قائم کرے
تو اپنا حق بھی قائم نہیں
کر سکتا۔ جب تک وہ
ہماری طرف سے نہ ہو
یہ ہیں زکوٰۃ کے معنے
یعنی ہر چیز کو خدا کا سمجھ کر
برحق اسی کا تسلیم
کرتے ہوئے ہر شے
خدائی عطا سمجھتے ہوئے
جتنی چیز جس جگہ خرچ
کرنے کا حکم ہو اور جس
قدر اپنے نفس کا یا کسی
اور کا حق اللہ تعالیٰ نے
قائم کیا ہو اس کے
مطابق خرچ کرنا یہ
زکوٰۃ ہے۔"

(اسلام کے اقتصادی نظام کے اصول اور فلسفہ صفحہ ۱۴)

پس انسان کا اپنے اموال کو حقیقی معنوں میں اللہ تعالیٰ کی عطا سمجھنا اور پھر انہیں اسی کی رضا کے حصول کی خاطر خرچ کرنا اور جہاں اللہ تعالیٰ خرچ کرنے سے منع فرمائے وہاں رُک جانا درحقیقت بہت اعلیٰ خوبی ہے انسان مال کے بارہ میں قدم قدم پر لغزشوں کا شکار ہوتا رہتا ہے۔ حضرت شعیب علیہ السلام کے لوگوں کو یہ بات عجیب معلوم ہوئی کہ اموال ہمارے ہوں اور ان کے استعمال میں مرضی شعیب نبی کی مقدم کر لی جائے اَصَلٰوتُکَ تَاْمُرُکَ اَنْ نَّتْرُکَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِیْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا میں اسی حیرت کا وہ اظہار کرتے ہیں لیکن جب تک انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع اپنے اموال خرچ نہ کرے قربانی کی روح پوری نہیں ہوتی نہ ہی انسان کے بارہ میں کہا جا سکتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان کے دعویٰ میں صادق ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ صدقہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

"صدقہ کا لفظ صدق
سے نکلا ہے کیونکہ اس
عمل درآمد میں انسان
اللہ تعالیٰ کو صدق و
صفا دکھلاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۳۶۸)

مالی قربانی میں انسان کے صدق اور اطاعت کو ظاہر کیا گیا ہے ورنہ اس قربانی کے بغیر انسان نہ تو اللہ تعالیٰ کا مطیع کہلا سکتا ہے۔ اور نہ قربانی کے بغیر دعویٰ بیعت ہی ثابت ہو سکتا ہے۔

سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اس بارہ میں فرماتے ہیں

"بیعت کے معنے
ہیں اپنی جان کو بیچ
دینا جب انسان زندگی
کو وقف کر چکا تو پھر
دنیا کے ذکر کو درمیان
میں کیوں لاتا ہے۔؟
ایسا آدمی تو صرف رسمی
بیعت کرتا ہے وہ تو کل
بھی گیا اور آج بھی گیا
.....
کیا لوگ چاہتے ہیں کہ
امتحان میں سے گذرنے
کے سوا ہی خدا خوش
ہو جائے۔ خدا تعالیٰ
رحیم و کریم ہے مگر حق مومن
وہ ہے جو دشمن کو اپنے ہاتھ
سے ذبح کر دے۔ خدا تعالیٰ
ایسے لوگوں کو ضائع
نہیں کرتا۔"

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۸۵)

؎ اے برادر دل منہ در دولت دنیائے دوں
زہر خوں ریز است در ہر قطرۂ ایں انگبیں
تا توانی جہد کن از بہر دیں با جان و دل
تا ز رب العرش یابی خلعت صد آفریں
از عمل ثابت کن آں نوری کہ در ایمان نشست
دل چو دادی یوسفے را راہ کنعان را گزیں"

(فتح اسلام صفحہ ۲۷)

یعنی اے بھائی اس ذلیل دنیا کی دولت سے دل نہ لگا۔ اس شہد کے ہر قطرہ میں زہریلا مل ملا ہوا ہے جہاں تک تجھ سے ہو سکتا ہے اپنے جان و مال کے ساتھ دین کے لیے کوشش کر تا خداوند عرش کی طرف سے خوشنودی کا خلعت حاصل کرے اُس نور کو جو تیرے ایمان میں ہے اپنے عمل سے ثابت کر جب تو نے یوسف کو دل دیا تو کنعان کا راستہ بھی اختیار کر۔"

پس اللہ تعالیٰ کی راہ میں اموال کی قربانی پیش کرنا درحقیقت انسان کے ایمان اور یقین کا عملی ثبوت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کو رزاق حقیقی سمجھتا اور اسی لیے اس کے فرمان کے مطابق اموال کو خرچ کر رہا ہے اگر یہ ایمان اور یقین انسان کو حاصل نہ ہو تو قربانی کی روح ہی مر جاتی اور انفاق فی سبیل اللہ کی توفیق چھن جاتی ہے۔ اُس وقت انسان اپنے مال و دولت کو اللہ تعالیٰ کا رزق اور اس کی عطا سمجھنے کی بجائے اُسے اپنے ذاتی مجاہدہ کوشش اور کمال کا نتیجہ قرار دے بیٹھتا ہے حالانکہ قرآن کریم انسان کی اس جہالت اور انانیت کو طرح طرح کے دلائل اور شواہد سے جھٹلاتا اور رد کرتا ہے۔ خود انسان کی زندگی اُس کے اِس جھوٹے اور بودے خیال کی تردید کرتی ہے اور وہ اس طرح کہ انسان جب اس دنیا میں آتا ہے تو خالی ہاتھ اور نہایت بیچارگی کی حالت ہوتی ہے جب اس دنیا سے کوچ کرتا ہے تو پھر وہی خالی ہاتھ اور خالی دامن ہوتا ہے۔

اس حقیقت کے باوجود انسان اگر سوچتا ہے کہ اس کی ذاتی محنت کاوش اور قابلیت کے نتیجہ میں اسے مال و دولت ہاتھ آئے تھے اور اللہ تعالیٰ کا اس میں کوئی دخل نہیں تو اس سے بڑی نادانی کوئی نہیں ہو سکتی۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ایک فدائی اور جاں نثار صحابی حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کی ایک تحریر اس بارہ میں نہایت ایمان افروز ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں

"دھوکہ خوردہ ہوگا وہ
انسان اور شیطان کی زد کے نیچے
ہوگا وہ بدقسمت شخص جو خدا کے
کسی فضل یا انعام کو اس کی رحمت
یا احسان کو اپنے کسی عمل کے نتیجہ،
کوشش کا ثمرہ یا جدوجہد کا پھل
سمجھ کر اکڑنے یا اترانے لگے۔ اور
بجائے اس کے کہ شکر و نعمت کیلئے
سجدات میں گر کر اپنے نفس کو
پہچانے خودی و خودستائی کو چھوڑ
کر اپنے اوپر ایک ایسی موت وارد
کرے اور اس کی مرضی کے سامنے
یوں گردن ڈال کر اپنے آپ سے
اس طرح کھویا جائے کہ
مَا تَشَآءُوْنَ
اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ
اللّٰہُ
کا مقدس مقام اُسے میسر آ جائے
اور خدا کے عرفان میں ترقی کر
جائے۔ اَلْمَا اباء و استکبار کرے
احسان فراموش بنے اور محسن حقیقی
سے اس طرح دور و مہجور ہو جائے

(باقی صفحہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علت العلل اور اصولِ غیریت

(مکرم ماسٹر امیر عالم صاحب - سول لائنز ملک انور روڈ شیخوپورہ)

بعض حضرات بالخصوص فلاسفر خدا تعالیٰ کو اس بناء پر خالقِ کائنات ماننے سے منکر ہیں کہ علت العلل کا اصول خواہ مخواہ خدا تعالیٰ کی ذات تک پہنچا کر ختم کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ اس اصول کے مطابق خدا کی بھی کوئی علت ہونی چاہیئے۔ لہٰذا خدا تعالیٰ حقیقی علت العلل نہیں بلکہ علت العلل کی کوئی درمیانی کڑی ہے۔

خدا کے خالق ماننے والوں کی دلیل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا روحانی دنیا سے تعلق ہے جبکہ دنیا و مافیہا کا کائنات سے۔ علت العلل کا اصول محض عالمِ دنیوی ذہن میں کارفرما ہے۔ عالمِ روحانی میں جاری نہیں کیونکہ وہ جسمی مادے سے پاک ہے جس کے لئے سہارے کی ضرورت ہے وہاں صرف خدا ہی خدا ہے۔ کوئی اور ہستی اس کے قابل نہیں اور نہ وہ کسی اور ہستی کا محتاج ہے وہ نہ جنا گیا نہ اس نے کسی کو جنا۔ لہٰذا عالمِ روحانی علت العلل کے دستور کا محتاج نہیں۔ لیکن دہری حضرات محض کائنات کو سب کچھ مان کر اس دلیل سے مطمئن نہیں ہوتے۔

یہ حقیقت سمجھنے کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ عالمِ روحانی اور کائنات دونوں ترتیب وار غیر مربوط اور مربوط نظامات پر مشتمل ہونے کے باعث دو مختلف پیرایوں پر چل رہے ہیں۔ عالمِ روحانی غیر مربوط نظام پر اور کائنات مربوط افراد کے ذریعہ کسی نگران ہستی کے سہارے پر۔ ہر دو نظاموں میں کوئی جنسی رشتہ نہیں۔ جب ہر دو عوالم میں تفاوت ہو اور رشتہ مفقود ہو ان پر کوئی یکساں قانون لاگو نہیں ہو سکتا۔ یہ مسلّمہ امر ہے۔ مربوط لفظ مربوط عالم کے نظام میں ربط کے نظام پر دلالت کرتا ہے۔ مربوط نظام از خود وجود میں آنے سے معذور ہے لہٰذا دنیا اپنے آپ بھی پیدا نہیں ہوئی

خدا تعالیٰ کے بارے میں جو تعلیم دی گئی ہے وہ یہ ہے کہ وہی خلّاقِ عالم ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کی قدرتوں کی کوئی حد بندی نہیں کی جا سکتی وغیرہ اس میں یہ راز مضمر ہے کہ افراد کا اختلاف ان کی باطنی قوتوں پر مبنی ہے اور وہی ان کے ظاہری و باطنی اعمال و آثار کا مظہر ہے۔ چنانچہ کائنات محدود ہونے کے باعث کسی در عظیم اور قادر ہستی پر اپنے قیام اور بقا کی احتیاج پر مشعر ہے۔ لازم ہے کہ کوئی محدود طاقتوں والا فرد اس کا خالق و مالک نہیں ہو سکتا جو علت العلل کی احتیاج سے آزاد ہو۔ ایسی قادرِ مطلق ہستی خدا کہلاتی ہے اور اس لائق ہے کہ وہ اپنی روحانی طاقت سے کسی شے کو وجود میں لا سکے اور اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔

مگر اس کا کیا ثبوت؟ کائنات پر نظر ڈالئے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ اس کی تخلیق میں کسی انجینیئر کا دماغ کام کر رہا ہے۔ کسی مہندس کا حسابی عمل ہر شئے میں نمایاں ہے۔ ماہرینِ طب کا تسلی بخش سامان اس میں موجود ہے۔ علمی اور سائنسی رموز اس کے خزانے ہیں۔ ہر ضرورت حسب ضرورت و خواہش پوری ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ روحانی تعلیمات سے مستفیض ہونے کا سامان بھی وافر موجود ہے۔

اصولِ غیریت

بالفاظِ دیگر یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ اس کا اصل باعث اصولِ غیریت ہے جس کے بل پر یہ سارا کام ہو رہا ہے۔ غیریت وہ اصول ہے جس کے ذریعہ دنیا میں غیر جنسی اشیاء کی شکل و صورت میں تبدیلی کی جا سکتی ہے۔ بشرطیکہ وہ عقل و طاقت میں دوسری اشیاء سے افضل و برتر ہوں اور حسب منشاء کام کرنے پر قادر ہوں جیسا کہ ترکھان اور لوہار حسبِ منشاء کرسی اور لوہے سے مصنوعات بنا لیتے ہیں۔

عالمِ روحانی میں بھی یہی قوتیں ضرورت کے باعث نمایاں کام کر رہی ہیں اور نمایاں طور پر جملہ اطرافِ عالم میں جلوہ فگن ہو رہی ہیں۔ علم اور قدرت کے علاوہ روحانیت بھی کام کرتی نظر آتی ہے۔ اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ جس چیز میں مکمل ترین صفات علم و قدرت پائی جائیں اور جو جملہ افرادِ عالم کو کنٹرول کر رہی ہو وہی خدا ہے۔ اس کے ثبوت میں بسیار زمانی و مکانی ثبوت پیش کئے جا سکتے ہیں۔ پس اصولِ غیریت تسلیم کر لینے سے یہ مسئلہ بآسانی حل ہو جاتا ہے۔ مزید غور کرنے سے یہ حقیقت رونما ہوتی ہے کہ عالمِ روحانی کو قدامت حاصل ہے اور وہ احتیاج سے پاک ہے جس کا علم آج تک نہیں ہو سکا۔ اس کے برعکس کائنات علت العلل کے اصول میں بندھی ہوئی ہے اور اپنی زندگی کے دارومدار کے باعث محتاج ہے۔

یہ اعتراض کہ عالمِ روحانی محض قیاسی ہے یہ حقیقت نہیں ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ اگر یہی بات ہے تو ہم کائنات کو بھی فلاسفہ کی طرح وہم شمار کر سکتے ہیں۔ کائنات پیدا ہونے سے پہلے کہاں تھی کس طرح پیدا ہوئی اور کس نے اسے پیدا کیا۔ ان سب باتوں کا جواب نفی ہوگا۔ عدم سے کائنات کا صدور خدا تعالیٰ کی ہستی کی بہت بڑی دلیل ہے جس کی مالکیت اور رزاقیت کا کام بھی اسی کے ذمہ ہے۔ پس انفرادیت کے باعث وہ علت العلل کہلایا۔ کائنات کو قدامتِ ذاتی تو حاصل نہیں مگر قدامتِ نوعی حاصل ہے کیونکہ وہ علمِ الٰہی میں اس وقت بھی موجود تھی جبکہ وہ غیب کے پردے میں لپٹی ہوئی تھی۔

طفیلی

مربوط سلسلہ کے افراد پر طفیلی لفظ بطور طنز استعمال کر دیا جاتا ہے یا پھبتی اُڑائی جاتی ہے۔ طفیلی بذاتِ خود اپنے نقص پر دلالت کرتا ہے جس میں احتیاج اور کمزوری پائی جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ ہر نقص سے پاک ہے اور جامع جمیع صفاتِ حسنہ ہے۔ وہ صمد ہے۔ خود مربوط سلسلہ کی زنجیر سے آزاد اور ہر شئے اس کی محتاج۔ وحدہٗ لاشریک اس کی صفت ہے اور وہ ہر شئے سے غیر ہے۔

مجالس انصار اللہ کی ماہانہ کارگذاری کی رپورٹ کا ہر مہینہ کی دس تاریخ تک مرکز میں پہنچنا ضروری ہے

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

پندرھویں صدی ہجری اور ہماری ذمہ داریاں

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمیں اپنی زندگیوں میں چودھویں صدی ہجری کو اپنی تمام تر برکتوں کے ساتھ الوداع کہنے اور پندرھویں صدی ہجری کو سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اسلام اور احمدیت کی عالمگیر فتوحات کے عظیم منصوبوں کے ساتھ خوش آمدید کہنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ اس نئی صدی میں احبابِ جماعت کی کیا ذمہ داریاں ہوں گی؟ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بارہ میں ارشاد فرماتے ہیں:-

"چودھویں صدی بنیادوں کے استوار کرنے کی صدی تھی۔ ایک ایسے قلعہ کی جس میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں نوعِ انسانی کی بڑی اکثریت نے پناہ لینی تھی اور اس صدی نے اُن بنیادوں پر اس قلعہ کو تعمیر کرنا ہے اللہ کے فضل سے انشاء اللہ ہم بھی اس قلعہ میں مزدور کا کام کرتے ہیں اور کریں گے انشاء اللہ اور خدا آنے والی نسلوں کو بھی یہ توفیق دے کہ وہ اس بات پر فخر کریں کہ خدا تعالیٰ کے قلعے کے مزدور ہیں۔ دنیا کی بادشاہتیں ان کی نظر میں کوئی حیثیت نہ رکھتی ہوں۔" (الفضل ۲۵ جنوری ۱۹۸۱ء)

سیدنا حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس بابرکت ارشاد کی روشنی میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ سب اراکین انصار اللہ انفرادی طور پر اور تمام عہدیداران اور مجالس اجتماعی طور پر پندرھویں صدی ہجری میں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ان سے عہدہ برا ہونے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی توقعات پر پورا اترنے کی توفیق اور سعادت حاصل کریں۔ آمین۔ اور آنے والی ہر نسل خدا تعالیٰ کے قلعے کا مزدور بننے پر فخر محسوس کرے آمین۔ مجلس انصار اللہ کے ہر رکن کو اس سلسلہ میں بنیادی کردار ادا کرنا ہوگا۔ آئیے اپنی اپنی ذمہ داریوں کو خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور اسی کے فضل سے سرانجام دینے میں اپنی طرف سے کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے اور ثمر آور نتائج برآمد فرمائے آمین

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کی پہلی سہ ماہی کی جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں ان میں سے بعض لجنات نے دو یا تین ماہ کی اکٹھی رپورٹ بھجوائی ہے اور بعض نے صرف ایک ماہ کی رپورٹ بھیجی ہے تمام صدر صاحبات سے درخواست ہے کہ وہ آئندہ باقاعدگی اور وقت کی پابندی کے ساتھ مرکز کی شائع شدہ ہدایات کے مطابق ہر شعبہ کے تحت کام کر کے اپنی رپورٹ بھجوایا کریں اور کوشش کی جائے کہ رپورٹ ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک دفتر لجنہ مرکزیہ میں پہنچ جائے۔

مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے اس سہ ماہی کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں:۔

ربوہ، جھنگ صدر، چنیوٹ، فیصل آباد، جڑانوالہ، شادیوال ضلع گجرات، شیخوپورہ شاہ تاج شورکوٹ، دھارووالی ضلع گجرات، معین الدین پور ضلع گجرات، سرگودھا شہر، تونسہ شریف چک ۳۳ جنوبی سرگودھا، چک ۸۷ شمالی سرگودھا، بھاہڑہ، تخت ہزارہ، ملتان، لودھراں میانوالی، جہلم، گوجرانوالہ، حافظ آباد، چک چٹھہ، پھلوکی، نوکھر، ترگڑی، اوکاڑہ، شیخوپورہ سانگلہ ہل، آنبہ، کالیہ، سیالکوٹ، چونڈہ، کوٹ آغاخان، گھنوکے جنجوعہ، معراجکے، لاہور، فیکٹری ایریا شاہدرہ، قصور، مری، پشاور، نوشہرہ چھاؤنی، پبی، اوچ شریف، روہڑی سانگھڑ، شہداد پور، نواب شاہ حلقہ نمبر ۱، نواب شاہ حلقہ نمبر ۲۔ جمالپور۔ رحمٰن آباد باندھی، بشیر آباد اسٹیٹ، مبارک آباد، سنجر چانگر، النور آباد، کنری، کریم نگر فارم ناصر آباد اسٹیٹ، محمد آباد اسٹیٹ، کراچی قیادت نمبر ۱، قیادت نمبر ۴، قیادت نمبر ۵، قیادت نمبر ۱۰ اور کراچی قیادت نمبر ۷۔

مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے تا حال ایک ایک رپورٹ وصول ہوئی ہے۔

لالیاں، حسن پور چک نمبر ۱۲۱ ج ب ضلع فیصل آباد، گجرات، کھاریاں، سعد اللہ پور دلوناں لنگے ضلع گجرات، ماجرا دلونا، چک ۱۶۸ منگلا ضلع سرگودھا، اور حمہ ضلع سرگودھا ٹھٹھہ جونیہ، بستی جمال والا ضلع ملتان، پیر کوٹ ثانی ضلع گوجرانوالہ، ساہیوال شہر، چک ۳۰ ضلع ساہیوال، نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ، بھوڑو چک نمبر ۱۸، کلیاں، کھریہ، سبڑیاں سیادی نالوں، مالو کے جھگت، رائے پور، اسلام آباد، ٹیکسلا، مظفر گڑھ، اٹک، ایبٹ آباد تربیلا ڈیم، بہاولپور، ڈھرکی ضلع سکھر، گوٹھ چوہدری غلام محمد جیمہ، کروندی ضلع خیرپور گوٹھ امام بخش ضلع نوابشاہ، نبی سرور روڈ۔

باقی جن لجنات کی طرف سے کوئی رپورٹ وصول نہیں ہوئی وہ براہ مہربانی اس طرف فوری توجہ دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ترقی کا راز

عہدیداران و اراکین مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت مصلح موعود نے اپنے ۳ جنوری ۱۹۵۸ء کے خطبہ میں وقف جدید کی اہمیت کے متعلق فرمایا:۔

"ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہو تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے اور چاروں طرف رشدوا صلاح کا جال پھیلانا پڑے گا۔"

وقف جدید کو دیہاتی جماعتوں میں تربیتی اور تدریسی کام سرانجام دینے کیلئے جہاں اعلیٰ دماغی صلاحیت رکھنے والے مخلص واقفین زندگی کی شدید ضرورت ہے۔ وہاں احباب جماعت سے زیادہ سے زیادہ مالی اعانت کی بھی توقع ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو وقف جدید کی نہایت ہی مبارک تحریک کے بارہ میں اپنے فرائض منصبی کو بطور احسن پورا کرنے کی توفیق بخشے اور ہمیں اپنے بیش از بیش دینی و دنیوی فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

تمام زعماء کرام انصار اللہ و ناظمین اضلاع سے گزارش ہے کہ اس سلسلہ میں اپنی مساعی کو تیز سے تیز تر کریں اور مرکز میں رپورٹ بھجوائیں۔

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

سالِ رواں کو مثالی سال بنانے کا عزم کریں

احباب کو علم ہے کہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نئے سال تحریک جدید ۱۶/۳۷/۴۷ کا اعلان فرمایا ہوا ہے۔ جن جماعتوں نے ابھی تک وعدے ارسال نہیں فرمائے ان کو چاہیئے کہ وہ اب جلد از جلد وعدے مرکز میں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اس کے ساتھ ہی اب چندہ وصول کرنے کی مہم بھی تیز کر دی جائے اور پوری کوشش کی جائے کہ وعدوں اور وصولی کے اعتبار سے ہمارا سال رواں مثالی سال شمار ہو۔ کامیابی کے لئے صرف نیک خواہشات کافی نہیں بلکہ مناسب حال کوشش بھی ازبس ضروری ہے لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی کو پیش نظر رکھا جائے۔ اس کیلئے ابھی سے عزم بالجزم کی ضرورت ہے۔ حضور ایدہ اللہ مقرر فرمودہ ٹارگٹ بقدر اٹھارہ لاکھ روپیہ اس سال پورا کرنا ہے۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

قائدین مجالس متوجہ ہوں

قائدین مجالس جنہوں نے ابھی تک سال ۱۹۸۰-۸۱ء کیلئے فہرست تجنید خدام اور بجٹ ۱۹۸۰-۸۱ء نہیں بھجوایا وہ براہ کرم فوری ارسال کریں۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

محترم حکیم محمد فرید الدین صاحب برادر اصغر مکرم مولوی محمد شجاعت علی صاحب مرحوم سابق انسپکٹر بیت المال مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۸۱ء بعمر ۷۵ سال بقضائے الٰہی طویل بیماری کے بعد سرگودھا میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم احمدیت کے فدائی اور جماعتی خدمات میں سرگرمی سے حصہ لینے والے متدین بزرگ تھے۔ جماعتی تحاریک میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ مسجد احمدیہ سول لائن سرگودھا کی تعمیر میں بڑی فراخدلی کے ساتھ نہ صرف اپنی طرف سے بلکہ اپنی اہلیہ مرحومہ اور والدین کی جانب سے بھی گراں قدر عطیہ دیا۔ جماعت احمدیہ سرگودھا نے جناب مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی۔ ۲۱ جنوری کو جنازہ سرگودھا سے ربوہ لایا گیا۔ اور مکرم قریشی فضل حق صاحب نے نماز عصر کے بعد مسجد مہدی کے قریب نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلائے اور ہر آن حافظ و ناصر ہو۔

(عبدالرشید باسط ابن چوہدری بشیر احمد صاحب پٹواری ۵۲۴/د سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا)

درخواستہائے دعا

(۱) میری لڑکی عزیزہ صبیحہ شہناز کچھ دنوں سے بیمار ہے اور ائیر فورس ہسپتال کوہاٹ میں زیر علاج ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ احباب میرے کاروبار کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت بخشے۔ آمین۔

(عبدالرحیم ٹی سٹال اقصیٰ روڈ ربوہ)

(۲) میرے والد محترم جناب غلام محمد صاحب بٹ اور میری والدہ محترمہ خیراں بی بی کی طبیعت خراب رہتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ساتھ میرے والدین کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین (صلاح الدین بٹ ڈپو ہولڈر سمن آباد فیصل آباد)

(۳) میرے ماموں اور ممانی گیس کی تکلیف کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(عبدالرشید تبسم کارکن دفتر وقف جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

فضل عمر ہسپتال ربوہ

-:(۶):-

یکم اگست ۱۹۸۰ء تا ۳۰ جنوری ۱۹۸۱ء

مکرمہ	اہلیہ صاحبہ نصیر احمد صاحب فاروقی	کوئٹہ	۱۰ — ۰۰
مکرم	عبدالحفیظ صاحب ابن عبدالسلام خان صاحب	"	۲۰ — ۰۰
"	عبدالماجد صاحب " " "	"	۲۰ — ۰۰
"	عبدالسمیع خان صاحب	"	۲۰ — ۰۰
"	عبدالمالک خان صاحب	"	۳۰ — ۰۰
"	عبدالحئی صاحب ابن عبدالسلام خان صاحب	"	۲۰ — ۰۰
"	بلال رؤف لودھی صاحب	"	۱۱ — ۰۰
"	بشیر احمد صاحب ملک	"	۵۰ — ۰۰
"	ڈاکٹر مبین الحق صاحب	"	۶۰ — ۰۰
مکرمہ	محترمہ زرعت ندیم ہاشمی صاحبہ	"	۱۰۳ — ۰۰
"	راشدہ عطا ہاشمی صاحبہ	"	۱۰ — ۰۰
"	سلیمہ ڈار بنت اللہ دتہ صاحب ڈار	"	۱۰ — ۰۰
"	صبیحہ پرویز صاحبہ	"	۱۵ — ۰۰
مکرم	مقبول احمد صاحب بلوچ	"	۲۰ — ۰۰
مکرمہ	بیگم صاحبہ حاجی ضیاء الحق خان صاحب	"	۵۰ — ۰۰
مکرم	خلیفہ جمیل احمد صاحب	کوئٹہ چھاؤنی	۱۰۰ — ۰۰
"	چوہدری محمود احمد صاحب ہیڈ ماسٹر ٹی آئی ہائی سکول	گجرات	۵۰ — ۰۰
"	مرزا محمد سعید صاحب سیکرٹری مال	"	۲۰ — ۰۰
مکرمہ	آصفہ بیگم صاحبہ مع جناب محمد ارشد صاحب	"	۱۰۰ — ۰۰
"	مس امۃ الحئی صاحبہ	"	۱۰۰ — ۰۰
"	امۃ العزیز صاحبہ	"	۱۰۰ — ۰۰
مکرم	کرنل اعجاز احمد بانی صاحب	"	۵۰۰ — ۰۰
"	محمد سعید صاحب حیدرآبادی	"	۵۰ — ۰۰
"	ڈاکٹر خلیل احمد صاحب اوپل	"	۱۱۰ — ۰۰
"	نصر اللہ خان صاحب ضیاء منزل	"	۳۰ — ۰۰
"	سلیم احمد صاحب	شیخوپورہ ضلع "	۱۰ — ۰۰
مکرمہ	اہلیہ چوہدری نصیر احمد صاحب	" "	۲۰ — ۰۰
مکرم	چوہدری احمد صاحب	" "	۱۰ — ۰۰
مکرمہ	بلقیس بیگم صاحبہ	" "	۵۵ — ۰۰
مکرم	ماسٹر محمد شفیع صاحب	" "	۱۰ — ۰۰
"	نصیر احمد صاحب	" "	۱۵ — ۰۰
"	چوہدری فضل احمد صاحب	" "	۳۰ — ۰۰
"	بشیر احمد صاحب	" "	۱۰ — ۰۰
"	جاوید صادق صاحب	" "	۷۰ — ۰۰
"	سید عزیز حسین شاہ صاحب	نصیرہ "	۱۱۵ — ۰۰
"	بدر عالم صاحب امیر جماعت	منڈی بہاؤالدین "	۱۵ — ۰۰
"	محمد ارشد صاحب	" "	۴۰ — ۷۵

(باقی)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۲/۱/۸۱ بروز جمعہ خاکسار کی پوتی نورچشمی فرحت انجم بنت اظہار احمد مرحوم کا نکاح مکرم ریاض احمد صاحب ابن سعید احمد خان صاحب کراچی کے ہمراہ مبلغ آٹھ ہزار روپے مہر جناب محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدرآباد نے میرے بنگلہ پر پڑھایا۔ بزرگان سلسلہ سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ اس رشتہ کے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دونوں خاندانوں اور سلسلہ کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

(عبدالغفار امیر ضلع حیدرآباد (سندھ))

اعلان ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بڑے بھائی عبدالحئی خان کو دو بچیوں کے بعد ۲۶ دسمبر کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت اقدس نے نومولود کا نام عبدالعزیز تجویز فرمایا ہے۔ نومولود محترم ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب کا پہلا پوتا اور محترم صوبیدار میجر علی محمد صاحب قصور کا نواسہ ہے۔ احباب نومولود کی صحت و سلامتی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالقیوم خان ایم۔ایس۔سی مارکیٹ روڈ نواب شاہ)

تصویری لٹریچر مفت

غیر از جماعت حضرات کے لئے احیائے اسلام کی عالمگیر مہم پر مشتمل تصویری لٹریچر غیر از جماعت حضرات خط بھیج کر مفت حاصل کریں۔

(عبدالمالک 115/A علامہ اقبال روڈ لاہور)

مطالعہ کتب

خدام ماہ فروری ۱۹۸۱ء میں کتاب سیرت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور مارچ ۱۹۸۱ء میں کتاب سراج الدین عیسائی کے ۴ سوالوں کا جواب کا مطالعہ کریں یہ کتب مرکز سے مل سکتی ہیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

(بقیہ صفحہ ۲)

خدا کی عطا کو اپنی کرتوت کا پھل سمجھنے والا بے وقوف بجائے مقرب ہونے کے ملعون اور بجائے مقبول ہونے کے مردود ہوگا اور اس ذات والاصفات کی مہربانی اور بخشش کو اپنی کمائی کا نتیجہ سمجھنے والا خود پسند اور نفس پرست کبھی اس کی چوکھٹ تک بھی رسائی نہیں پا سکتا۔

؎ وہی اس کے مقرب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں
نہیں وہ اس کی عالی بارگاہ تک خود پسندوں کو

(اصحاب احمد جلد نہم ص ۱۲۳)

پس مالی قربانی کا فلسفہ یہی ہے کہ انسان اولاً اموال کو اللہ تعالیٰ کی عطا سمجھے۔ ثانیاً۔ اللہ تعالیٰ کی منشاء اور مرضی کے موافق ان اموال کو خرچ کرے اس طور پر کہ اللہ تعالیٰ کا قرب اور محبت اسے نصیب ہو اور اموال کی محبت اس پر غالب نہ آنے پائے اور عملی طور پر یہ ثابت کر دکھائے کہ اموال جس کی عطا تھی اسی کی خوشنودی کی خاطر اسی کو لوٹا دیئے اور اللہ تعالیٰ کی امانت میں کوئی خیانت نہیں کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ادائیگیوں کے ساتویں مرحلہ کی آخری تاریخ ۱۲ مارچ ہے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری سے جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے امراء اور صدر صاحبان کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں جو رقوم

۱۲ مارچ ۱۹۸۱ء

تک خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہو جائیں گی وہ ساتویں سال کے مرحلہ میں شمار ہونگی۔ جماعتیں اس سے فائدہ اٹھائیں تاکہ کوئی جماعت بقایادار نہ رہ جائے۔ جزاکم اللہ خیراً

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

صف دوم معلمین کی دہم کلاس

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایات فرمودہ ۲ جنوری ۱۹۷۶ء کی تعمیل میں اب پھر ماہ فروری ۱۹۸۱ء سے سہ ماہی تربیتی کلاس شروع ہو چکی ہے یہ کلاس آخر اپریل تک جاری رہے گی۔

اس تحریک کی اولین مخاطب ایسی جماعتیں ہیں جو تربیت کی زیادہ محتاج ہیں اور معلمین کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ وہ اپنے ایک ایک دو دو نمائندے ضرور اس کلاس کے لئے بھجوائیں تاکہ ان کی ضرورت ایک حد تک پوری ہو سکے۔

اس کلاس میں شامل ہونے والے احباب آتے وقت مقامی پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق ساتھ لائیں۔ نیز موسم کے مطابق بستر بھی ہمراہ لائیں۔ قیام و طعام کا انتظام مرکز کے ذمہ ہوگا۔

امراء اضلاع اور صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن تعاون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم ارشاد ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ سے ضروری گزارش

مجلس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ آئندہ خط و کتابت کرتے وقت رسالہ خالد۔ رسالہ تشحیذ اور خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی کتب سے متعلق الگ الگ خط و کتابت فرمائیں کیونکہ رسائل سے کتب کا انتظام الگ کر دیا گیا ہے۔ اس طرح دفتر کو کارروائی میں آسانی رہے گی۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایک جرمن احمدی بہن کا نکاح

ایک جرمن احمدی بہن محترمہ صابرہ یزلین ہاجر بنت جان ڈی ہاجر کا نکاح مکرم ملک مظفر احمد صاحب (حال برلن) ابن مکرم ملک نور محمد صاحب کے ہمراہ طے پایا۔ مکرم مولانا دین محمد صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مورخہ ۱۶/۱۲/۸۰ کو ایسٹ پارک واہ کینٹ میں دس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ محترمہ صابرہ صاحبہ نے چند سال قبل احمدیت قبول کرنے کا اعلان کیا تھا۔ امسال جلسہ سالانہ پر بھی تشریف لے گئی تھیں۔ ان کا نیا نام صبیحہ محمودہ ہے۔ احباب اس رشتہ کے لئے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔ لئیق احمد منیر ہیمبرگ مغربی جرمنی

۲۵ فیصد نمائندگان مجلس مشاورت

تیس ۳۰ سال سے کم عمر کے ہونے چاہئیں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۷۶ء میں ارشاد فرمایا تھا کہ

ایک چوتھائی نمائندگی تیس سال سے کم عمر والوں کی ہونی چاہیئے۔"

جملہ امراء جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ نمائندگان کے انتخاب اور ان کی اطلاعات بھجواتے وقت حضور کے اس ارشاد کو بھی پیش نظر رکھیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

تقریب شادی اور درخواست دعا

مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۸۱ء بروز جمعرات عزیزم مکرم محمود احمد صاحب خالد ابن مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر بیت المال آمد صدر انجمن احمدیہ کی شادی خانہ آبادی کی تقریب عمل میں آئی۔

عزیزم محمود احمد صاحب خالد کا نکاح از راہ شفقت سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۷۸ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں عزیزہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم مرزا محمد ادریس صاحب مبلغ انڈونیشیا (حال نزیل ربوہ) کے ہمراہ پڑھا تھا۔

بارات مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۸۱ء کو بعد نماز عصر خالد منزل دارالرحمت وسطی سے مکرم مرزا محمد ادریس صاحب کی رہائش گاہ واقع کوارٹرز تحریک جدید پہنچی۔ جہاں پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے بارات کا استقبال کیا۔ تقریب رخصتانہ کا آغاز محترم صاحبزادہ صاحب کے صدر نشین ہونے پر تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو عزیزم احمد سلیمان صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے کی۔ بعدہ مرزا احمد ارشد صاحب نے درثمین سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دعائیہ اشعار موقعہ کی مناسبت سے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ آخر میں مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دعائیہ کلمات کے ساتھ رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کی اجتماعی دعا کرائی۔

اگلے روز مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۸۱ء بروز جمعۃ المبارک مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد نے اپنے مکان پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں خاندان بانی جماعت احمدیہ کے افراد کے علاوہ مرکز میں زیر تعلیم انڈونیشیا کے طلباء اور معززین شہر بھی شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر مکرم چوہدری غلام محمد صاحب صحابی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اجتماعی دعا کرائی۔

تمام احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے باعث برکت و مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے آمین ثم آمین

فوری اطلاع

میں نے اپنی دکان احمدیہ فرنیچر ہاؤس نصرت روڈ چھوڑ کر فضل عمر فرنیچر کارپوریشن ربوہ نزد مرکز قومی بچت میں ملازمت اختیار کر لی ہے۔ خواہشمند حضرات معیاری فرنیچر کے لئے اب فضل عمر کی طرف رجوع کریں۔

منجانب ماہر فرنیچر نذیر صابر قریشی
ہارون آباد والا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴